اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
یوم ــ جمعہ
لاہور
فون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۲ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار

چندہ سالانہ بیرون پاکستان سے تیس روپے

۱۶ جمادی الاول ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۴ | ۱۶ تبلیغ ۱۳۳۰ھش | ۱۶ فروری ۱۹۵۱ء | نمبر ۴۰

کراچی ــــــ ۱۵ فروری

● صدر پاکستان مسلم لیگ مسٹر لیاقت علی خان کل یہاں سے پنجاب کے طوفانی انتخابی دورے پر روانہ ہوں گے۔ آپ چودہ دنوں میں کم و بیش ۳۰ عام جلسوں کو خطاب کریں گے۔ اور ۴ مارچ کو واپس یہاں پہنچ جائیں گے۔ ، آپ ملتان کے جلسہ عام کو خطاب کریں گے۔

● پاکستان نے فرانس میں ۱۸ اپریل سے ۲۰ مئی تک منعقدہ ہونے والی سوتی کپڑے کی نمائش میں شرکت منظور کر لی ہے

● آج یہاں انسداد گداگری کا قانون نافذ کر دیا گیا۔ شام تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں ہوئی۔

● آج مسٹر جی الانہ نے سر آغا خان کی طرف سے کراچی کے غرباء کے لئے ۵۰ ہزار روپے بیگم لیاقت علی

ڈھاکہ ــــــ ۱۵ فروری

● آج یہاں اسمبلی کا بجٹ سیشن شروع ہو گیا۔ آج ۲۷ سرکاری بل پیش ہوئے۔ جن میں سے دو متروکہ جائدادوں اور ایک ثانوی تعلیم کے بارے میں تھا۔

● گورنر مشرقی بنگال نے مسٹر امیر علی کی درخواست پر کمشنر کی تحقیقاتی رپورٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد مسٹر شمس الحق کی اسمبلی کی رکنیت کو ناجائز قرار دے دیا ہے۔

● ڈھاکہ کی پٹ سن کی نکاسی کمیٹی نے آج امداد باہمی کی انجمنوں کی کارگزاری کا جائزہ لیا۔ جنہوں نے اب تک ۶۰ لاکھ روپیہ کا پٹ سن خریدا ہے۔

● صنعتوں کے بورڈ نے حکومت سے صنعتی ترقی کے سلسلہ میں مزید ایک لاکھ ۹۴ ہزار روپے کے قرضہ دینے کی سفارش کی ہے۔

ایشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن کی صنعتی و تجارتی کمیٹی نے

نیشنلسٹ چین جنوبی کوریا اور ویٹ نام کے نمائندوں کو کمیٹی سے خارج کرنے سے متعلقہ روسی قرارداد مسترد کردی

لاہور ۱۵ فروری۔ آج صبح یہاں ایشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن کی صنعتی اور تجارتی کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ جس نے پاکستانی مندوب مسٹر عباس علی خلیلی کو صدر اور ہندوستانی مندوب مسٹر جھا کو نائب صدر منتخب کیا۔ صدارتی انتخاب سے پہلے روسی مندوب نے مطالبہ کیا کہ نیشنلسٹ چین کو کمیٹی سے خارج کیا جائے۔ اس کے لئے اس نے ایک باقاعدہ قرارداد پیش کی۔ اور کہا کہ کمیشن بھی اس کی بجائے چین کی عوامی حکومت کے نمائندے کو دعوت دیتا ہے۔ نیشنلسٹ چین کے نمائندے نے کہا کہ وہ ایسوسی ایٹ ممبر کی حیثیت سے کمیٹی میں شرکت کا مجاز ہے۔ انہوں نے کمیٹی کو یہ بھی یاد دلادیا کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی چین کو حملہ آور قرار دے چکی ہے۔ کمیشن کے قائم مقام صدر نے جب یہ کہہ کر قرارداد کو گرانا چاہا کہ کمیٹی کو ایسی تحریک قبول کرنے کا اختیار نہیں ہے تو روسی مندوب نے اس فیصلے کو چیلنج کیا۔ جب رائے شماری ہوئی۔ مخالفت میں ۱۳ اور حمایت میں چار ووٹ آئے۔ پاکستان غیر جانبدار رہا۔ اس کے بعد روسی مندوب نے ویٹ نام اور جنوبی کوریا کے نمائندوں کے اخراج کا مطالبہ کیا۔ اور کہا کہ یہ اپنے اپنے ملکوں کی حقیقی نمائندگی نہیں کرتے۔ صدر نے کہا کہ یہ کمیٹی ایک ذیلی حیثیت رکھتی ہے۔ اور کمیشن کے فیصلے کو بدل نہیں سکتی۔ لیکن روس نے چیلنج کیا اور رائے شماری پر ۱۶ ووٹ مخالفت میں اور صرف ایک ووٹ حق میں پڑا۔ انڈونیشیا غیر جانبدار رہا۔

ــ لاہور ۱۵ فروری۔ آج یہاں ایشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن کی لوہے اور فولاد کی سب کمیٹی کا اجلاس پھر ۴ بجے ہوا کمیٹی نے ۱۸ قراردادوں کے مسودے تیار کئے۔ جن پر آخری رپورٹ سے پہلے تین افراد کی ایک کمیٹی نظر ثانی کرے گی۔

شاہ نیپال لوٹ گئے

نئی دہلی ۱۵ فروری آج نیپال کے بادشاہ مسٹر تری بھون تین ماہ تک اپنے وطن سے دور یہاں قیام کرنے کے بعد ہوائی جہاز کے ذریعہ نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو کے لئے روانہ ہو گئے

جو لوگ ذاتی اغراض کے لئے عوام میں پھوٹ ڈال رہے ہیں وہ پاکستان کے دشمن ہیں

لاہور ۱۵ فروری۔ فضیلت مآب سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب نے بدھ وار کو سرگودھا کے ایک عام مجمع سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان اور عالم اسلام کے وسیع مفاد کے پیش نظر اہل پاکستان کو اپنے خیالات و مقاصد میں متحد و متفق ہونے کی تلقین کی۔ موصوف نے کہا کہ بعض لوگ محض اپنی ذاتی اغراض کے لئے عوام میں نا اتفاقی اور پھوٹ ڈالنے میں کوشاں ہیں۔ یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ اپنی ان حرکات سے اپنی نوزائیدہ مملکت کو اس تنگ نظری پر مبنی حکمت عملی پر گامزن ہو کر کس قدر نقصان پہنچا رہے ہیں آپ نے کہا کہ اتحاد اور یکجہتی پاکستان کا بیش بہا سرمایہ ہے۔ اور کوئی شخص جو قوت و استحکام کے اس ستون کو کمزور کرنے کے درپے ہو اسے پاکستان کا دوست نہیں کہا جا سکتا۔

تقریر کے اختتام پر عزت مآب گورنر صاحب نے سامعین سے کہا کہ وہ قبیلوں اور دھڑے بندیوں میں اپنے وقت اور قوت عمل کو ضائع کرنے کی عادت ترک کر دیں۔ پاکستان کی خدمت اسلام کی خدمت ہے اور اگر ہمیں اپنی نازک ترین ذمہ داریوں کا احساس نہ ہوا۔ تو یہ صرف پاکستان کے لئے مضرت رساں ثابت نہ ہو گا۔ بلکہ اس سے تمام اسلامی دنیا بھی متاثر ہو گی۔ اور خدانخواستہ اگر پاکستان ختم ہو گیا تو اس کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ مادیت پرستی اور جنگی متعدی کے موجودہ دور میں ایک مستحکم اسلامی آواز کا خاتمہ ہو جائے گا۔

عزت مآب نے صبح کے وقت گورنمنٹ کالج سرگودھا کی عمارت کا معائنہ کیا۔ طلباء سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے انہیں مشورہ دیا۔ کہ سائنس اور ٹیکنیکل مضامین پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ تاکہ پاکستان صنعتی طور پر جلد ترقی کر سکے۔

جنگ کو دیا

ٹوکیو ۱۵ فروری۔ آج اقوام متحدہ کی فوجوں نے دریائے ہان کے جنوب مغربی کنارے پر اور سیئول سے ۸ میل جنوب میں ایک اہم ہوائی اڈے کو

روس آئندہ فصل کٹنے تک یوگوسلاویہ پر حملہ کر دیگا یوگوسلاویہ ایک آزاد جمہوری ریاست نہیں ہے اور ٹیٹو ایک ناقابل اعتماد ساتھی ہے۔

مارشل ٹیٹو اور یوگوسلاویہ پر لنڈن اکونومسٹ پر تبصرہ

لنڈن ۱۵ فروری۔ (ریڈیو سے) اکانومسٹ نے ٹیٹو کی اہمیت کے زیر عنوان لکھا ہے۔ سوویٹ یونین اور آزاد قوموں میں طاقت کی اگلی آزمائش شاید چند مہینوں کے اندر اندر یوگوسلاویہ میں پیش آئے۔ گو آزاد دنیا اور سوویٹ سلطنت کی سرحدی چوکیوں کی طویل زنجیر میں اور بھی کئی مقامات موجود ہیں۔ لیکن اگر ایران یا جرمنی میں پیشقدمی شروع ہوئی تو سرخ فوج کو فوراً براہ راست الجھنا پڑے گا۔ اسلئے روسیوں کے لئے سستا سودا ہے کہ وہ یہ کام اپنے پٹھوؤں سے کرائیں۔ یہی وجہ ہے کہ انگلی یوگوسلاویہ ہی کی طرف اٹھتی ہے۔ یہ کس وقت ہو گا۔ اس سلسلے میں یاد رکھنا ہو گا کہ ٹیٹو کو سب سے بڑی مشکل اناج کی قلت ہے۔ اس لئے اگر اس پر حملے کی نیت ہوئی تو فصل کٹنے سے پہلے ہو جائے گا۔ اگر یوگوسلاویہ پر حملہ ہوا تو مارشل ٹیٹو مجلس اقوام سے مدد طلب کرے گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ پہلے ان دلائل کو بیان کر دیا جائے۔ جو یوگوسلاویہ کو علامتی امداد سے کچھ زیادہ دینے کے خلاف پیش کئے جائیں گے یہ دلائل مختصر طور پر یہ ہیں۔

اول۔ یوگوسلاویہ ایک آزاد جمہوری ریاست نہیں ہے۔ اس بات سے انکار حماقت ہو گی کہ اس کے موجودہ حکمران کمیونسٹ ہیں۔ اور کمیونسٹ ہی رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ دوم ٹیٹو ایک ناقابل اعتماد ساتھی ہے۔ سوم مغربی طاقتوں میں سے کوئی بھی مجبور نہیں کہ یوگوسلاویہ کی حفاظت کرے چہارم ٹیٹو کو جن ذرائع سے مدد دی جائے گی۔ اس سے ان ذرائع میں کمی واقع ہو جائے گی۔ جو مغربی طاقتوں کو اپنی حفاظت کے لئے مطلوب ہیں۔ پنجم۔ اگر یوگوسلاویہ سوویٹ سلطنت میں بھی شامل ہو گیا تو صورت وہی ہو جائے گی جو ۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۸ء کے درمیان تھی۔ اس وقت اسے افسوسناک تو سمجھا جاتا تھا لیکن اتنا افسوسناک نہیں کہ اس کے لئے جنگ کی جائے۔

آخر میں اکانومسٹ لکھتا ہے یوگوسلاویہ کو نظر انداز کرنا مشکل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ میں رائے عامہ کو اس کیس کی اہمیت سے واقف کر دیا جائے۔ (ب۔ ا۔ س)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب سے خطاب

۱۶ فروری سے لیکر ۲۷ مارچ تک خصوصیت سے دعائیں کریں اور روزے رکھیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:

"یہ وقت بہت نازک ہے اور اس وقت میں جماعت کے مخلص دوستوں کو بلاتا ہوں اور ان سے کہتا ہوں کہ وہ دعاؤں میں لگ جائیں۔ اس وقت سب سے زیادہ کام دینے والی (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ دعاء اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ہے۔ کہ اے خدا ہم دشمن کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم اس کے سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے چاہتے ہیں کہ ان کے مقابلہ میں ہماری طرف سے تو کھڑا ہو جا۔ ہم ان کی شرارتوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ دوسری بات جو اس موقعہ پر زیادہ مفید ہوا کرتی ہے وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم کا ورد ہے۔ تیسری چیز درود ہے اور چوتھی چیز نماز میں زیادتی ہے۔ جو لوگ تہجد پڑھ سکتے ہیں وہ تہجد کے وقت یہ دعا کیا کریں اور جو تہجد نہیں پڑھ سکتے وہ کسی اور وقت دو۲ نفل پڑھ لیا کریں۔ خواہ اشراق کے وقت یعنی ۹ بجے کے قریب یا عصر سے پہلے دو۲ نفل پڑھ لیا کریں۔ اور ان نفلوں میں خصوصیت سے یہ دعا مانگا کریں۔

ہم اپنا پہلا چلہ چالیس۴۰ دن کا مقرر کرتے ہیں۔ یہ چلہ ۱۶ فروری سے شروع ہوگا اور چالیس دن تک جاری رہے گا۔ یعنی ۲۷ مارچ تک۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ تحریک بھی کرتا ہوں کہ ان ایام میں سات روزے رکھے جائیں۔ ہر ہفتہ میں پیر کے دن روزہ رکھا جائے۔ پہلا پیر ان ایام میں ۱۹ فروری کو آئے گا۔ اور بارہ۱۲ اپریل تک یہ سات روزے ختم ہوں گے۔ یہ روزے اس طرح بھی رکھے جا سکتے ہیں کہ جن پر کوئی فرضی روزے ہوں وہ ان ایام کے روزوں کو اپنے فرضی روزوں کی جگہ رکھ لیں۔ عورتیں جن کو بعض ایام میں روزے منع ہوں یا بیمار رہوں ہفتہ میں جمعرات کو یا اگلے ہفتوں میں جمعرات کو روزے رکھ کر اپنی کمی پوری کر سکتی ہیں۔"

تفسیر القرآن انگریزی کے متعلق ضروری اعلان

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر تفسیر القرآن (انگریزی) کی طباعت کیلئے صدر انجمن احمدیہ کو مختلف اوقات میں قرضے دیئے تھے ان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ ان قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے فوراً مینیجر تفسیر القرآن (انگریزی) ربوہ سے خط و کتابت کریں۔ ان میں سے اکثر احباب نے ۱۹۴۲ء میں قرضے دیئے تھے۔ اب ان کے پتے وغیرہ تبدیل ہو چکے ہیں اس لئے دفتر ان سے خط و کتابت نہیں کر سکتا۔ وہ یہ اعلان پڑھتے ہی دفتر کو اطلاع دیں تاکہ ان کی رقمیں واپس کی جائیں۔ اس بارہ میں یہ دوسرا اعلان ہے۔ امید ہے کہ قرضہ واپس لینے والے احباب اس ضروری امر کی طرف فوری توجہ دیں گے۔

مینیجر تفسیر القرآن انگریزی ربوہ ضلع جھنگ

درخواست دعا خاکسار ایک مدت سے بیمار ہے اور اس وقت میو ہسپتال میں زیر علاج ہے صحت بہت خراب ہو چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد اعظم بوتالوی حال جسونت بلڈنگ۔ لاہور

دنیا کی ایک ہزار لائبریریوں میں تبلیغی لٹریچر رکھنے کی تحریک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تالیف دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی تبلیغی لحاظ سے ایک نہایت مفید کتاب ہے حضور نے اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح از ولادت تا وفات نہایت دلکش پیرایہ میں لکھی ہے۔ اور اسلامی تعلیم کا خلاصہ دینے کے علاوہ مستشرقین کے بڑے بڑے اعتراضات کے مفصل و مدلل جوابات بھی دیئے ہیں۔

یہ کتاب ہم نے لنڈن میں پانچ ہزار کی تعداد میں طبع کرائی ہے۔ نظارت ہذا نے جماعتہائے احمدیہ کو تحریک کی تھی کہ وہ اس کتاب کے زیادہ سے زیادہ نسخے خرید کر دنیا کی لائبریریوں میں رکھوائیں اور اس طرح اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے میں عملی طور پر حصہ دار بنیں۔ اس تحریک پر جن جماعتوں نے لبیک کہی ہے ان کے نام دلی شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) جماعت احمدیہ سرگودھا ۲۰ نسخے (۲) جماعت احمدیہ کراچی ۵۰ نسخے

(۳) جماعت احمدیہ راولپنڈی ۱۳ نسخے۔

معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کراچی اور جماعت احمدیہ راولپنڈی افراد کو بھی اس کتاب کے نسخے خریدنے کی تحریک کر رہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کرتے ہوئے جماعتوں کے ان امراء اور پریذیڈنٹوں کے لئے بھی دعا کریں جنہوں نے ابھی تک اس طرف نہ جماعتوں کو توجہ دلائی ہے اور نہ خود اس کار خیر میں شریک ہوئے ہیں۔

نوٹ:۔ ایک نسخہ کی قیمت چھ روپے ہے۔ ناظر تالیف و تصنیف ربوہ

پیغام احمدیت کا انگریزی ترجمہ

صیغہ نشر و اشاعت نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لیکچر سیالکوٹ بعنوان "پیغام احمدیت" کا انگریزی ترجمہ "احمدیت کیا ہے؟" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ ترجمہ جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے کیا ہے۔ شہری جماعتوں کو خاص طور پر اس کی اشاعت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ دو قسم کا کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔ قیمت علی الترتیب ۸/ اور ۶/ ہے۔ مہتمم نشر و اشاعت ربوہ

تربیتی کورس ـــــــ خدام الاحمدیہ

۷ اپریل تا ۲۱ اپریل ۱۹۵۱ء

قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا کہ دوسرا تربیتی کورس مجلس شوریٰ کے معاً بعد یعنی ۲۶ مارچ ۱۹۵۱ء سے شروع کیا جائے گا۔ اب اس کی تاریخیں بدل دی گئی ہیں۔ یہ کورس ۷ سے ۲۱ اپریل ۱۹۵۱ء تک ربوہ میں ہوگا۔ میٹرک کا امتحان دینے والے طلبا امتحان سے فارغ ہو کر اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اس طرح تعطیلات سے بہت مفید کام لیا جا سکتا ہے۔ مجالس کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ طلبا اس میں شامل ہو کر کالج کے داخلہ سے قبل دینی تعلیم حاصل کر لیں

اس کے اخراجات کے لئے ہر مجلس ۲۰ روپے فی نمائندہ کے حساب سے رقم ۲۵ مارچ تک دفتر میں بھجوا دے۔ تا ضروری سامان بر وقت خریدے جا سکیں۔ اس میں کیمپ میں شامل ہونے والے نمائندگان کے جملہ اخراجات شامل ہوں گے۔

گزشتہ کورس میں جن خدام نے اس میں شمولیت کی تھی۔ وہ اس کے فوائد کو جانتے ہیں۔ مجالس اس طرف توجہ دیں اور ابھی سے اپنے نمائندگان کو تیار کرکے وقت مقررہ پر ربوہ بھجوائیں جو خاص کر صرف اس لئے ربوہ آئیں تا دینی ماحول میں چند دن گزاریں اور دین سیکھیں۔

نمائندگان انتخاب کرتے وقت اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ نمائندگان کم از کم اردو لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔ اور قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔ تا اس کیمپ کے قیام سے فائدہ اٹھا سکے۔ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکے۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اخراج از جماعت

ملک اللہ دتا صاحب بلوچ موضع رینکے نزد شیخوپورہ کو ایک اخلاقی شکایت کی بناء پر بعد تحقیق منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اخراج از جماعت کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب ... ناظر امور عامہ ربوہ

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۵۱ء

تمام دنیا میں تبلیغ اسلام

مؤتمر عالم اسلامی کے صدر اور فلسطین کے مفتیٔ اعظم جناب الحاج امین الحسینی نے کراچی میں ایک جلسۂ عظیم میں جو جماعت فلاح کے زیر اہتمام ہؤا فرمایا ہے۔ کہ

اسلام کی تبلیغ کے لئے تمام دنیا میں وسیع پیمانے پر تبلیغی ادارے قائم کئے جائیں کیونکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو دنیا کے مسائل کا حل پیش کر سکتا ہے۔

ہمیں بڑی خوشی ہوئی ہے کہ فلسطین کے اس مقتدر لیڈر نے جس کی وقعت اسلامی دنیا میں اسی سے ظاہر ہے کہ مؤتمر عالم اسلامی کی کانفرنس کے لئے آپ کو صدر منتخب کیا گیا۔ ایک ایسی بات کی اہمیت کے متعلق جو ہماری دانست میں اس زمانے میں مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ اہم ہے۔ اور جس کی طرف سے تمام اسلامی دنیا نے آج تک نہایت غفلت برتی ہے۔ توجہ دلائی ہے۔ اگرچہ ہمیں افسوس ہے کہ اس کے متعلق عالم اسلامی کی اتنی اہم مجلس کے اجلاس میں کچھ بھی نہیں کہا گیا ہے۔ حالانکہ ہماری دانست میں اسلامی ممالک کی ترقی کے لئے تبلیغ اسلام سے زیادہ اہم کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ بہرحال یہ غنیمت ہے۔ کہ اس موقع پر ایک تاریخی انسان نے اس اہم مسئلہ کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلانے میں کوتاہی نہیں کی۔

جن مسائل کے متعلق مؤتمر کے اجلاس میں سوچا گیا ہے۔ واقعی وہ بھی بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اور ان کے متعلق جو فیصلے کئے گئے ہیں۔ وہ نہایت ضروری ہیں۔ اس میں کسی مبالغہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہم یہ ضرور عرض کریں گے کہ چونکہ عالم اسلامی دوسرے ممالک سے محض اسلام کی وجہ سے ممیز کیا جاتا ہے۔ اس لئے عالم اسلامی کے مسائل لازمی طور پر اسلام ہی کے فروغ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر ہمارے مسائل محض اسی حد تک محدود ہوں۔ جس حد تک کہ باقی دنیا کے مسائل ہیں۔ تو عالم اسلامی کو عالم اسلامی کے نام سے موسوم کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جس طرح دوسرے لوگوں نے محض دوسری اغراض کے مدنظر بلاک بنائے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی کر سکتے تھے۔ اور اسلام کا نام درمیان لانے کے بغیر جغرافیائی یا اور اسی قسم کے امتیازات کے ساتھ ایسے اجتماع کر سکتے تھے۔ جیسا کہ فی الواقعہ ہوتا بھی ہے۔ مثلاً مشرقی ممالک وغیرہ کا اجتماع۔ لیکن جب یہ اجتماع خاص طور پر اسلام کے نام پر منعقد کیا گیا ہے۔ تو اس میں سب سے اہم مسئلہ اسلام ہی ہونا چاہیئے تھا۔ اور تبلیغ اسلام ایک نہایت اہم موضوع تھا۔ جس پر تمام عالم اسلامی کے نمائندوں کو تبادلۂ خیالات لازماً کرنا چاہیئے تھا۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ کانفرنس کے منتخبہ صدر نے اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلانے کا موقع حاصل کر ہی لیا۔ اور نہایت زوردار الفاظ میں آپ نے مسلمانوں کو اپیل کی ہے۔ کہ تمام دنیا میں وسیع پیمانے پر تبلیغی ادارے قائم کئے جائیں۔

ہمیں بڑی خوشی اس لئے بھی ہے۔ کہ آپ نے آج جو بات فرمائی ہے۔ وہی بات آج سے ... سال پہلے ایک مرد حق آگاہ نے مسلمانانِ عالم سے اس وقت کہی تھی۔ جبکہ اسلامی دنیا مغربی علوم سے پہلے پہل ٹکرائی تھی۔ جب اسلامی دنیا پہلے پہل مغربی تہذیب سے دوچار ہوئی تھی۔ جب نہ صرف سیاسی طور پر بلکہ ذہنی طور پر بھی ہمارے علماء نے مغرب کے سامنے ہتھیار رکھ دیئے تھے۔ اس وقت اس مرد خدا نے مسلمانوں سے خطاب کرکے کہا تھا۔ کہ اسلام کی فتح کے ساتھ مسلمانوں کی فتح وابستہ ہے۔ اور اسلام کی فتح اب سوا اس کے نہیں ہو سکتی۔ کہ ہم اپنی کند تلواروں کو میان میں کرکے قرآن کریم ہاتھوں میں لے کر دنیا میں نکل پڑیں۔ اور خود مغربی تہذیب کے مراکز پر حملہ کر دیں۔ افسوس ہے کہ مسلمان علماء نے اس آواز کو سنا اور منہ پھیر لیا۔ نہیں صرف اتنا ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس گلے کو گھونٹ دینے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ جس سے یہ آواز بلند ہوئی تھی۔

اس پر بھی اس اولوالعزم مرد خدا نے اپنا حوصلہ پست نہ ہونے دیا۔ بلکہ جو کچھ زبان سے کہا تھا۔ جب دوسروں نے اس کو ٹھکرا دیا۔ تو تن تنہا ہی اس کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے چل پڑا۔ آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ محض اسکی طفیل اسکی آواز سننے والی ایک کمزور ناتوان جماعت نے تقریباً تمام دنیا کے کناروں پر اسلامی مشن قائم کر دیئے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی یہ بات جو اس نے اس مرد خدا کے منہ سے کہلوائی تھی۔ آج پورا ہوتا ساری دنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

مفتیٔ اعظم فلسطین نے فرمایا ہے کہ

پاکستان نے اس سلسلہ میں جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ نہ صرف سزاوار ستائش ہیں بلکہ بہت ہی اہمیت رکھتی ہیں۔

یقیناً یہ الفاظ جماعت احمدیہ کی خدمات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ صرف جماعت احمدیہ کو ہی اللہ تعالےٰ نے یہ توفیق بخشی ہے۔ کہ اس نے تمام دنیا میں تبلیغی ادارے قائم کئے ہیں۔ اگرچہ ان اداروں کو ہم فی الحال "وسیع پیمانے" پر تو نہیں کہہ سکتے: مگر مفتیٔ اعظم کے ان الفاظ کو سوا احمدیہ جماعت کے اور کسی اسلامی کہلانے والی جماعت کے ساتھ منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ خود معاندین احمدیت بھی یہ جرأت نہیں کر سکتے۔ کہ وہ مفتی اعظم کے ان الفاظ کا مفہوم سوا جماعت احمدیہ کے کسی اور جماعت کی طرف منسوب کر سکیں۔ کیونکہ خود شدید سے شدید معاندین کو اس حقیقت کا چار و ناچار اعتراف کرنا پڑا ہے۔ یہاں تک کہ احرار کے مفکر اعظم کو جس سے بڑا مخالف احمدیت شاید ہی کوئی ہؤا ہو۔ یہ ماننا پڑا کہ سوائے جماعت احمدیہ کے آج کوئی مسلمانوں کی جماعت تبلیغ کا کام نہیں کر رہی۔ اور کہ دوسری جماعتوں کو اسکی تقلید کرنی چاہیئے۔ خود مفتیٔ اعظم فلسطین کے ہمسایہ ملک مصر کے ایک مقتدر اور معاند احمدیت اخبار "الفتح" نے جن شاندار الفاظ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا ہے۔ وہ اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ اس نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے۔ کہ اگر تمام اسلامی دنیا کے مسلمان مل کر بھی وہ کام کرنا چاہیں۔ جو یہ چھوٹی سی جماعت کر رہی ہے۔ تو پھر بھی نہیں کر سکیں گے

الغرض یہ کام ہے۔ جو اس جماعت نے صرف ساٹھ ستر سال کے عرصہ میں جب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے تبلیغ اسلام کے لئے مسلمانوں کو پہلے پہل اپیل کی۔ ساری دنیا کے سامنے کرکے دکھایا ہے

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ہمیں نہایت خوشی ہے۔ کہ آج ساٹھ ستر سال کے بعد عالم اسلامی کے ایک مقتدر لیڈر نے مسیح موعود علیہ السلام کی آواز کی تصدیق کی۔ اور اس طرح آپ کو خراجِ تحسین ادا کیا۔

۲۰ فروری — یوم مصلح موعود

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود ہے۔ تمام جماعتہائے احمدیہ اس دن اپنی اپنی جگہوں پر جلسے منعقد کریں۔ راہنمائی کے لئے عنوانات درج ذیل ہیں ان پر تقاریر کرائی جا سکتی ہیں۔

(۱) پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کشوف اور تحریرات (۲) پیشگوئی مصلح موعود کی غرض و غایت (۳) پیدائش مصلح موعود کے لئے تاریخ کی تعیین اور دیگر علامات۔ (۴) حضرت مصلح موعود کے بارے میں کتب سابقہ۔ قرآن مجید و احادیث نبویہ کی رو سے وضاحت و تعیین (۵) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے دلائل۔ (۶) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کارنامے۔

صیغہ نشر و اشاعت کا لٹریچر

صیغہ نشر و اشاعت میں مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اسے منگوا کر کثرت سے تقسیم کریں۔ (۱) اسلامی اصول کی فلاسفی ۸/ (۲) تحفۃ الندوہ ۱/ (۳) احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ (۴) ایک غلطی کا ازالہ ۱/ (۵) قیام پاکستان اور جماعت احمدیہ (۶) قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں ۳/ (۷) آخر ہم کیا چاہتے ہیں ۱/ (۸) ذریت طیبہ ۱/ (۹) آسمانی مصلح کی ضرورت ۱/ (۱۰) جماعت احمدیہ کا عقیدہ۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کا انسان نہ اب تک پیدا ہوا نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔ ۱/ (۱۱) Why I believe in Islam ۱/ (۱۲) What is Ahmadiyyat ۸/ (۱۳) فیصلہ کا آسان طریق ۱/ محصول ڈاک ان قیمتوں کے علاوہ ہوگا۔ نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جو کتب شائع ہو چکی ہیں۔ وہ بھی مل سکتی ہیں۔

(مہتمم نشر و اشاعت ربوہ)

نمائندگان مجلس مشاورت کا انتخاب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بیان فرمودہ ضروری ہدایات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر برموقعہ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء کا وہ حصہ جو انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت سے متعلق اہم ہدایات پر مشتمل ہے جماعتوں کی آگاہی اور یاد دہانی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ تا جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کا ان ہدایات کی روشنی میں انتخاب کریں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ میں نے اس سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں ان میں بعض منافق بھی مجھے نظر آتے ہیں بعض کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دیتے ہیں۔ بعض بڑبولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کرتیں تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت اُن سے سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں کہ کون فارغ ہے جسے قادیان بھیجا جاسکتا ہے ۔ ۔ ۔

. . . .

. . . .

اس پر جو بھی کہہ دے کہ میں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا کہ اس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں اور کتنے اہم فرائض ہیں جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا انہوں نے اسے نمائندہ بنا کر قادیان بھجوا دیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے۔ رسول کریمؐ ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔

پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ جو کام خدا کا ہے وہ تو بہر حال اسے پورا کرے گا۔ مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے اگر ہم اس کام کو دیانت داری سے سرانجام نہیں دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔ پس اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو اور نمائندگان کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے اسے صرف ایک مجلس سمجھ لیا ہے جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا تو ان کی ہتک ہوگی اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا۔ اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراض کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑبولے تھے یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ دولت مند تھے یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے کہ انہیں آگے آنے کا موقعہ ملے۔ حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے جس کی اہمیت اور نزاکت بھی عظیم الشان ہے کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہوجائے تو وہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو۔ اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین جمع ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی وہ بڑبولے اور معترض شامل ہوں۔ جن کے دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اس مجلس میں پارٹی بازی شروع ہوجائیگی۔ اور کوئی کسی طرف جھک جائیگا اور کوئی کسی طرف اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہوجائے گا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں میں پریذیڈنٹ کے انتخاب کے موقعہ پر اس قسم کے جھگڑے ہوجایا کرتے ہیں۔ اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پراپیگنڈا کرتا رہتا ہے اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے۔ وہی پریذیڈنٹ ہو اگر اس قسم کے جھگڑے اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں شروع ہوجائیگی تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی۔ بلکہ ایک ادنیٰ دنیوی انتظام ہوگا۔ جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ دنیا کے لئے۔ اس مجلس میں تو ان لوگوں کو بھیجنا چاہیئے۔ جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو۔ کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر کی باتیں سنیں اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل دور رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔

پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے۔ جو اس دفعہ جماعت نے کی۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصہ کو الگ شائع کر دیں۔ اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہا کریں۔ تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کرکے بھیجا کریں۔ جو تقویٰ دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑھے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے۔ جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے۔ اس لئے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ زیادہ بولتا ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو۔ تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنالینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو۔ تو اسے بھی نمائندہ بنالینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہوسکتا۔ آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ بنتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا۔ تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو۔ کہ کسی وقت ہم ضرورتاً اس کو اڑا دیں۔ تو سلسلہ کو اس کا کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے۔ اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کریں۔ جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔ یا بڑبولے اور معترض ہوں۔ اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں۔ تو یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے۔ اب اگر روح نہ ہوگی۔ تو مردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ خواہ اس کا چہرہ کتنا ہی چمکتا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں۔ جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں۔ اور حسابی معاملات میں بھی دسترس رکھتے ہوں۔ یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں۔ تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو۔ جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو۔ جو بولنا نہ جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں۔ تو اس کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور تقویٰ نہیں۔ بلکہ وہ صرف دنیوی علوم کا ماہر ہے۔ تو تم اسکی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو۔ جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑبولا نہ ہو۔ جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور بایں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم وفنون کو مدنظر رکھا جائے۔ اور یہ نہ دیکھا جائے۔ کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ ایک فضول بات ہے۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصۂ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں۔ اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں۔ اور مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں۔ کہ جن کے اندر تقویٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلاوجہ نا جائز افتراء اور اعتراض کرنے والے ہوں۔ یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں۔ ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے۔ چاہے وہ کروڑوں روپے کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ باتیں کرکے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے تو وہی لوگ مبارک ہیں۔ جن کے اندر دین اور تقویٰ ہے۔ خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ پر جن میں دین اور تقویٰ نہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی لسان لیکچرار ہوں۔ خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں۔ ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں۔ اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے۔"

(منقول از الفضل ۱۴ فروری ۱۹۵۱ء)

ربوہ میں جلسہ مصلح موعود

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام مورخہ ۲۰ فروری بروز منگل نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں صبح ۱۰ بجے جلسہ مصلح موعود منعقد ہوگا۔ قریب قریب کی لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے شہر کی غیر احمدی مستورات کو ہمراہ لاکر تبلیغ کا موقعہ پیدا کریں۔ خاص طور پر سرگودھا۔ لائلپور۔ چنیوٹ اور لالیاں کی لجنات توجہ فرمائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

احراری اخبار ”آزاد“ کی اشتعال انگیزی

قابلِ توجہ حکومت پنجاب

از مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے۔ ایل ایل۔ بی پلیڈر گجرات

مجلس احرار پچھلے دو سال سے جماعت احمدیہ کے خلاف جس اشتعال انگیزی اور منافرت آفرینی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ وہ حکومت اور عوام سے مخفی نہیں احراریوں کا آرگن ”آزاد“ اس اشتعال انگیز منافرت کو ہوا دینے کے لئے وقف ہے۔ ابتداء میں توان لوگوں کو احساس تھا کہ چونکہ اپنی گذشتہ خلافِ پاکستان سرگرمیوں کے باعث یہ لوگ پاکستانی مسلمانوں کی نظروں سے گر چکے تھے۔ اور مسلم لیگی حکومت ان لوگوں کی تمام سرگرمیوں کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی اشتعال انگیزیوں کو تقریروں اور مذہبی کانفرنسوں تک ہی محدود رکھا اور اخبارات میں ان تقریروں کی رپورٹیں اس احتیاط سے شائع کرتے رہے کہ ان میں اشتعال انگیز حصے شائع نہ ہو سکیں۔ تاکہ حکومت کی گرفت سے محفوظ رہیں۔ ان کی اشتعال انگیزیوں کے خوفناک نتائج مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کے افراد پر ظلم اور تعدی کی صورت میں ظاہر بھی ہوئے۔ لیکن احراریوں نے یہ کہکر اپنی ذمہ داری سے بچنا چاہا کہ یہ اکّے دکّے اتفاقی واقعات ہیں۔ جن کا انکی اشتعال انگیزی سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے یہ حجاب بھی اتار دیا ہے۔ اور کھلم کھلا اخبار ”آزاد“ میں اشتعال انگیز اور تشدد پر آمادہ کرنے والی تحریریں شائع کرنی شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ احراری ”آزاد“ کے سہ روزہ ایڈیشن جلد ۹ نمبر ۱ مجریہ ۵ر فروری ۱۹۵۱ء کے صفحہ ۲ پر ”لونار ی ضلع شیخوپورہ میں مولانا محمد لقمان کی باطل شکن تقریر“ کے عنوان سے کسی محمد لقمان ”مبلغ مجلس احرار“ کی تقریر کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اصل تقریر کس قدر اشتعال انگیز ہوگی۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس رپورٹ کے مندرجہ ذیل فقرات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو اخفائے حقیقت کی کوشش کے باوجود درج اخبار کئے گئے ہیں۔ ”مولانا“ کی تقریر کا موضوع تھا۔ مسئلہ ”حیات مسیح“ اور ”حیات مسیح“ کی ”تبلیغ“ احراری ”مولانا“ کن الفاظ میں کرتے ہیں۔؟ لکھا ہے ”مولانا نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

مرزائیو! اگر زندگی خدا نے رکھی تو میری جماعت کا ایک ایک رضا کار بھی مرزائیوں کی جڑیں کھودتا رہے گا۔ اور میرا آخری اعلان سن لو۔ یا ہم پاکستان میں رہینگے یا مرزائی رہیں گے۔ ظفر اللہ وزیر خارجہ خارج از اسلام کے اشارہ پر ناچنے والو۔ اگر تم غلام احمد کی عزت پر بیویاں قربان کر کے ناواقف مسلمانوں کو دجال کی پارٹی میں ہر ممکن کوشش کر کے پھنسا سکتے ہو۔ تو ہم محمد عربی کی عزت پر کٹ مرنا جانتے ہیں یہ خیال مت کرو۔ کہ مسلمان مر چکے ہیں حسنؓ اور حسینؓ کی عزت پر کٹنے والی دنیا موجود ہے دنیا کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کو عام روشنائی میں لانا جانتے ہیں۔ اب رات کا کافی حصہ گذر چکا ہے“۔

مندرجہ بالا الفاظ مجلس احرار کی ان ”تبلیغی سرگرمیوں“ کے آئینہ دار ہیں۔ جن کے پردہ میں وہ پاکستان کو فتنہ و فساد اور افتراق و انشقاق کی آماجگاہ بنا کر ملک کے امن و امان کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ ہم انتہائی ادب سے حکومت پاکستان اور ہز ایکسی لینسی گورنر صاحب بہادر پنجاب کی توجہ اخبار ”آزاد“ کے مندرجہ بالا اقتباس کی طرف مبذول کراتے ہوئے عرض گذار ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک اس سے بڑھ کر اشتعال انگیز اور مملکت پاکستان کے دو فرقوں کے درمیان منافرت اور منافقت پھیلانے والی کوئی اور تحریر نہیں ہو سکتی جس میں تشدد کی کھلی کھلی دھمکی دی گئی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت اس طرف فوری توجہ کر کے اخبار ”آزاد“ کے خلاف مناسب اقدام کرے گی۔

---

۴۲ کہلانے کی مستحق ہے۔ ورنہ سیاسی چکر میں الجھ کر اپنے فرائض منصبی سے غافل ہو جانا مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ہماری دعا ہے کہ خدا ہمیں بھی اور ہمارے بھائیوں کو بھی ان زرّیں اصولوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہماری صحافت جلد از جلد پاکستان جیسی اسلامی مملکت کے شایانِ شان معیار پر قائم ہو کر قوم و ملک کی مزید سربلندی کا باعث بن سکے۔

★

دوسروں کے احتساب سے قبل خود اپنا احتساب ضروری ہے!

(ماخوذ از ہفت روزہ ”رفتارِ زمانہ“ لاہور ۳ر فروری سنہ ۵۱ء)

گذشتہ ماہ دار الحکومت پنجاب میں صوبائی مدیران جرائد کی دو روزہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں جہاں چند ایک سیاسی مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔ وہاں بعض صحافتی امور بھی زیر بحث آئے۔ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے محترم صحافی بھائیوں نے سیاسی پہلو پر اس قدر زور دیا کہ اس کا صحافتی پہلو وہ اہمیت حاصل نہ کر سکا جس کا دراصل وہ مستحق تھا۔ ہمارے نزدیک کانفرنس کی تمام تر کامیابی کار ازاں منظور کنندہ اکابر تقاریر پر عمل کرنے میں مضمر ہے۔ جو وہاں صحافتی معیار کو بلند کرنے کے سلسلے میں بعض فاضل علمائے دین اور بزرگ صحافیوں نے فرمائیں۔

مولانا اختر علی خاں صاحب کے خطبۂ استقبالیہ سے لے کر، مدیران جرائد سے گورنر پنجاب عزت مآب سردار عبدالرب نشتر کے خطاب تک، جتنی بھی تقریریں ہوئیں ان کا لب لباب یہی تھا کہ صحافتی معیار کو اس حد تک بلند کیا جائے کہ وہ صحیح معنوں میں ایک آزاد قوم کے احساسات و جذبات اور بلند اخلاق و کردار کی عکاسی کر سکے ظفر الملت حضرت مولانا ظفر علیخاں نے اپنے خطبۂ صدارت میں اس امر پر زور دیا کہ ارباب صحافت اس ضابطۂ اخلاق پر کما حقہ عمل کریں۔ جو صحافت کے لب و لہجہ کا معیار درست کرنے کے لئے پہلے ہی وضع کیا جا چکا ہے یہاں تک کہ وہ ناگوار کیفیتیں معدوم ہو جائیں کہ جن کی بناء پر اخبارات کے کسی طبقے پر ”گٹر پریس“ کی گالی چسپاں ہو سکے

اسی طرح سہ روزہ ”دعوت“ اور ہفت روزہ ”تنظیم اہل سنت والجماعت“ کے ایڈیٹر مولینا نور الحسن بخاری نے بھی اپنی تقریر میں لب و لہجہ کی درستگی اور نرم گفتاری کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے صحافت میں راست گوئی اور حق و صداقت سے کام لینے کی تلقین کی حضرت مولانا محمد بخش مسلم بی اے نے اسلامی صحافت کے موضوع پر نہایت عالمانہ تقریر کرتے ہوئے قرآنی آیات کی روشنی میں اسبات کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا۔ کہ جو اخبار نویسی کا معیار و مدار سچائی پر نہیں۔ اس کو اسلام کی طرف منسوب کرنا یا اسے اسلامی صحافت کا نام دینا بہت بڑی معصیت ہے۔ آپ نے قرآن حکیم کی اس آیت:۔

واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا به ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمه الذین یستنبطونه منھم (سورہ نساء)

ترجمہ:۔ اور جب انکے پاس امن کی یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے۔ تو اسکو بے سوچے اڑا دیتے ہیں اور اگر اس خبر کے بارے میں رسول کی طرف اور ان لوگوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جو ان میں سے برسر حکومت ہیں۔ تو جو لوگ بات کی حقیقت کو کھود نکالنے والے ہیں، اس کی حقیقت کو معلوم کر لیتے ہیں)

کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ استنباط، نبط سے نکلا ہے۔ نبط کے معنے ہیں کہ زمین کو۔ اتنی گہرائی تک کھودنا کہ پانی نکل آئے۔ پس اسلامی ثقافت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہر خبر کو شائع کرنے سے پہلے اس کی سچائی کو پرکھنے کے لئے اس طرح تحقیق کی جائے۔ جیسا کہ تحقیق کرنے کا حق ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو اخبار جھوٹی خبریں چھاپنے کا عادی ہے۔ اسے اسلامی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ خواہ اس کا مالک و مدیر مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔

مولینا اظہر حسن صاحب زیدی نے صحافتی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے صداقت اور خلوص پر زور دیا بالآخر کانفرنس کے اختتام پر جب مدیران جرائد گورنر پنجاب ہز ایکسی لینسی عزت مآب سردار عبدالرب نشتر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عزت مآب نے بھی انہیں یہی نصیحت فرمائی کہ اخبارات کا لب و لہجہ قرآن مجید کی آیت:۔

ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلھم بالتی ھی احسن،

کے عین مطابق ہونا چاہیئے۔ دوسرے اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ تنقید بہر حال تعمیری ہو۔ ان تمام تقاریر پر یکجائی طور پر نظر ڈالنے سے بآسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں صحافت کا معیار بلند کرنے کے لئے حسب ذیل اصول بیان ہوئے ہیں:۔

۱۔ صرف وہی خبریں شائع کرنی چاہئیں جو فی الواقع سچی ہوں۔

۲۔ ہر خبر کو شائع کرنے سے پہلے اس کی واقعیت اور صحت کے متعلق اطمینان کر لینا ضروری ہے۔

۳۔ سب و شتم سے پرہیز کرتے ہوئے شرافت کا دامن کسی حال میں بھی ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے۔

۴۔ لازم ہے کہ لب و لہجہ نہایت نرم اور مؤثر ہو۔

۵۔ نکتہ چینی بہر صورت تعمیری ہونی چاہیئے۔

ظاہر ہے کہ اگر ہم اس کانفرنس کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے کہ ہم کس حد تک ان اصولوں پر عمل پیرا ہیں۔ عوام کی راہنمائی اور عمال حکومت کے احتساب کے ساتھ ساتھ اگر ہم ان زرّیں اصولوں کی روشنی میں خود اپنی راہنمائی اور احتساب بھی کرتے رہیں تو ہماری یہ کانفرنس یقیناً ہر لحاظ سے کامیاب

۴۲

حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"سو اس مصیبت کے وقت میں ہمارا فرض ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر احمدی کے ایمان کے امتحان کا یہ موقعہ ہے۔ کہ اگر وہ زیادہ قربانی نہیں کر سکتا۔ تو وصیت والی قربانی کر دے۔ اور دشمن کو بتا دے کہ قادیان کے نکلنے کو ہم صرف ایک عارضی مصیبت سمجھتے ہیں ورنہ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ مقام ہمارا ہے اور ہماری لاشیں وہیں دفن ہوں گی"

(خطبہ فرمودہ ۴ ؍ جون ۱۹۴۸ء)

حضور کا منشاء یہ ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد موصی بن جائے۔ اور کوئی بالغ ایسا نہ رہے۔ جس نے وصیت نہ کی ہو جیسا کہ اسی خطبہ میں آپ فرماتے ہیں

"جماعت کے ہر بالغ فرد کو خواہ وہ عورت ہو یا مرد اس بات کا پختہ عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ جلد سے جلد وصیت کر دے"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۳۳۹:۔ میں ملک محمد بشیر ولد ملک محمد عظیم صاحب مرحوم عمر ۲۲ سال متصل منشی محلہ لائل پور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج ۸ ؍ جولائی ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار تنخواہ مبلغ ۵۶/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ جس کو میں ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد:۔ بشیر احمد ملک بقلم خود متصل منشی محلہ لائل پور۔ گواہ شد: عبد الغنی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مگھیانہ جھنگ۔ گواہ شد: محمد عبد اللہ بی۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مگھیانہ۔

وصیت نمبر ۱۱۳۵۴:۔ میں عبد الحمید ولد محمد یوسف صاحب عمر ۲۰ سال ساکن حال لاہور مددگار کارکن امور عامہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ؍ اکتوبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد: عبد الحمید خان کارکن دفتر امور عامہ۔ گواہ شد: رشید احمد بدوملہی دفتر بہشتی مقبرہ۔ گواہ شد: عبد الحمید آصف دفتر بہشتی مقبرہ۔

وصیت نمبر ۱۱۶۷۹:۔ میں حبیب اللہ قریشی ولد نعمت اللہ صاحب قریشی عمر ۵۳ سال ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ؍ ستمبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری گزر اوقات وکالت کی آمدنی پر ہے۔ جو غیر معین ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میری وفات پر کوئی جائداد از قسم منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس وصیت کی رو سے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد: حبیب اللہ قریشی پلیڈر حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد: مرزا حبیب احمد سیکرٹری امور عامہ حافظ آباد۔ گواہ شد: محمد صدیق مربی اطفال

وصیت نمبر ۱۱۱۰۵:۔ میں رحمت اللہ ولد حکیم محمد ظہیر الدین صاحب ساکن اروپ ضلع گوجرانوالہ حال سٹور حوالدار ۱۷۴۸۰ P.A.M.C. ریکارڈ آفس لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ؍ جون ۱۹۴۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب محترم ابھی زندہ ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد مبلغ ۷۵/- روپیہ پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو گی۔ اس کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ اور جو روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے حصہ پر داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ اس قدر روپیہ حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھا جائے گا۔

العبد:۔ رحمت اللہ سٹور حوالدار ۱۷۴۸۰ پی۔ اے۔ ایم۔ سی۔ ریکارڈ آفس لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ خاکسار صلاح الدین حوالدار کلرک لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد: مفیض المعارف حوالدار کلرک لاہور چھاؤنی

وصیت نمبر ۱۱۲۶۸:۔ میں امۃ الرحمٰن فاطمہ بنت عبد الکریم صاحب ڈار عمر ۲۱ سال ساکن سیالکوٹ حال دار الاسلام مزلیقہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ؍ اگست ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت نقد مبلغ ۶۰۰/- روپیہ ہے۔ جو مجھے والد صاحب کی طرف سے ملا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۵/۔ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد پیدا ہو یا بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ:۔ امۃ الرحمٰن فاطمہ بنت عبد الکریم صاحب ڈار دار السلام مزلیقہ۔ گواہ شد:۔ عبد الکریم والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ سید محمد حسین احمدی محاسب جماعت احمدیہ سیالکوٹ

وصیت نمبر ۱۱۳۲۳:۔ میں نظام الدین ولد میاں بدر الدین صاحب عمر ۳۰ سال ساکن ڈنگہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ؍ ستمبر ۱۹۴۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۵۵/ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد: نظام الدین بقلم خود ساکن ڈنگہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات۔ گواہ شد:۔ حکیم محمد حسین قریشی امیر جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ۔ گواہ شد:۔ سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۷۳۶:۔ میں رشید احمد ولد حشمت علی قوم قریشی عمر ۲۰ سال ساکن کھروٹیاں خاص ڈاکخانہ اوچیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ؍ دسمبر ۱۹۴۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میں پناہ گزین ہوں۔ ایک سلائی کی مشین قیمتی اندازاً ۱۰۰ سو روپیہ ہے۔ اس پر میں کام کرتا ہوں۔ میری آمدن آج کل قریباً ۲۵/۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد:۔ بقلم خود رشید احمد موصی مذکور۔ گواہ شد:۔ قاضی محمد ابراہیم۔ گواہ شد: صوفی علی محمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۴۲:۔ میں حکیم محمد الدین ولد حکیم غلام علی صاحب قریشی ساکن ڈنڈ پور کھروٹیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ؍ نومبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری سابقہ جائداد ۲ ½ گھماؤں زمین چاہی موضع پنڈوری دینساں میں ہے۔ اس کے علاوہ قادیان میں ایک مکان پختہ ہے۔ جس کے چار کمرے ہیں۔ معہ برآمدہ۔ زمین سفید ۱۰ مرلہ مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس وقت میں پناہ گزین ہوں۔ ڈنڈ پور کھروٹیاں میں ایک مکان پختہ ہے۔ جس کے چار کمرے ہیں۔ بوجہ نابینا ہونے کے میں کوئی کام نہیں کرتا۔ مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد نشان انگوٹھا حکیم محمد الدین ساکن ڈنڈ پور کھروٹیاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد: صوفی علی محمد انسپکٹر وصایا حال دارو کھا گوندال

گواہ شد:۔ شریف احمد ڈنڈ پور کھروٹیاں

وصیت نمبر ۱۱۷۹۲:۔ میں حکیم ظفر الدین احمد ولد حکیم عبد الجلیل صاحب عمر ۴۸ سال ساکن بھیرہ حال شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ؍ نومبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت ایک مکان پختہ قیمتی ۵۰۰/- روپیہ سفید زمین ۲۴ مرلہ قیمتی ۱۹۲۰/- روپیہ اس کے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہو گی۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار ۱۲۵/- روپیہ پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ بھیرہ ضلع شاہ پور میں ہمارے مندرجہ ذیل جدی جائداد ہے۔ جس کے مالک ہم پانچ بھائی۔ تین بہنیں اور والدہ ہیں۔ میرے حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ ایک مکان پختہ بھیرہ میں قیمتی ۵۰۰/- روپیہ نصف حویلی واقع منڈی چوہٹریاں والی بھیرہ میں قیمتی ۱۵۰۰/- ۱۰ ½ بگھہ زمین قیمتی ۳۲۰۰/-۔ العبد:۔ حکیم ظفر الدین احمد محلہ احمد پورہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ ولائت شاہ انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ حکیم مرغوب اللہ منڈی قلعہ شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۱۸۸۰:۔ میں منصورہ بیگم زوجہ سید یار محمد صاحب عمر ۳۰ سال ساکن شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر ۲۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دینی ہو گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ:۔ منصورہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سید یار محمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ ولائت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۸۲۰:۔ میں نور محمد ولد چوہدری مولا بخش صاحب عمر ۴۰ سال چک ۶۱ ڈاکخانہ شاہ کوٹ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ پاکستان میں عارضی زمین الاٹ ہوئی ہے۔ جس کی سالانہ آمد قریباً ۲۰۰ صد روپیہ ہے میں تازیست اس آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد نور محمد احمدی ساکن چک ۶۱ R.B سید والا ڈاکخانہ شاہ کوٹ ضلع لائل پور۔ گواہ شد چوہدری انوار احمد احمدی۔ گواہ شد:۔ چوہدری فیض احمد احمدی انسپکٹر بیت المال

پاکستان کا جنگی بیڑہ

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے طویل ریتیلے ساحلوں کو محیط کئے ہوئے بحیرہ عرب میں پاکستانی بیڑے کا محض نام ہی تھا۔ مگر اب پاکستان کے پاس ایک چھوٹا لیکن مضبوط اور قابل اعتماد بیڑہ موجود ہے۔ جو بڑی پامردی سے ہر آڑے وقت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

سمندری بیڑے کی ضرورتوں کے پیش نظر پچھلے سال پاکستان نے "او" نمونے کے دو تباہ کن جہاز ٹیپو سلطان اور طارق اپنے بیڑے کے لئے حاصل کئے حال ہی میں ایک اور تباہ کن جہاز "ٹانسلاٹ" برطانیہ سے خرید لیا گیا ہے۔ اس وقت اس جہاز میں ضروری رد و بدل کیا جا رہا ہے۔ اور یہ جہاز بھی عنقریب ہمارے بیڑے میں شامل ہو جائے گا۔

ایک مضبوط جنگی بیڑہ کے لئے یہ کافی نہیں کہ اس کے پاس خاص تعداد میں جہاز موجود ہوں۔ جہازوں کے ساتھ ساتھ نیوی کے لئے تربیت یافتہ افسروں اور جوانوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ پاکستان کے قیام کے فوراً ہی بعد نیوی کے حکام افسروں اور جوانوں کی تربیت کے لئے اسکیمیں بنانے اور ساتھ ہی ساتھ ان پر عمل درآمد کرنے میں مصروف ہو گئے۔ مناسب نوجوانوں کو فوراً برطانیہ بھیجا جانے لگا۔ جہاں ان کی تربیت کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ ساتھ ہی اس بات کا خیال رکھا گیا۔ کہ افسروں کی کمی جلد پوری کرنے کے ساتھ ساتھ ٹریننگ میں کسی طرح کی کمی نہ رہ جائے۔ چنانچہ جوانوں کی ٹریننگ کے لئے بھی مناسب انتظامات کئے گئے

تربیت کے ساحلی ادارے

سمندری بیڑے کے عملہ کی تربیت کے لئے کراچی میں کئی ایک ساحلی ادارے قائم ہیں۔ ان میں سے ایچ ایم پی ایس "دلاور" میں بھرتی وغیرہ کا کام کیا جاتا ہے ایچ ایم پی ایس "بہادر" لڑکوں کو سکھلائی دینے کا ادارہ ہے۔ اس میں تربیت کے جدید ترین آلات اور اعلےٰ تربیت یافتہ استاد موجود ہیں۔ یہ ادارہ مشرق کے بہترین بحری اداروں میں شمار ہوتا ہے۔ ایچ۔ ایم۔ پی۔ ایس "ہمالیہ" تربیت کا ملا جلا ادارہ ہے اس میں توپ خانے اور تارپیڈو سے کام لینے کی تربیت دی جاتی ہے۔ نئے ریٹنگوں کو بھی یہیں ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ ریزرو کے افسر بھی یہاں تربیت پاتے ہیں اور کیڈٹوں کی ابتدائی ٹریننگ بھی یہیں ہوتی ہے۔ ایچ۔ ایم۔ پی۔ ایس "کارساز" پر مکینیکل ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جسے حل کرنے کے بعد جوانوں کو مزید ٹریننگ کے لئے برطانیہ بھیجا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ ایچ ایم پی ایس "شمشیر" کو تربیتی جہاز بنایا جا رہا ہے۔ اور اس میں مناسب رد و بدل ہو رہا ہے۔ خیال ہے کہ نیوی کے تمام کیڈٹوں اور "بہادر" ۴۴ کے تربیت یافتہ جوانوں کو سمندری ٹریننگ اس جہاز میں دی جایا کرے گی۔

پاکستان میں ضروری ڈاک یارڈ بنانے کا کام بھی بڑے زور شور سے جاری ہے۔ تاکہ مرمت اور دیکھ بھال کے لئے جہازوں کو غیر ممالک میں نہ بھیجنا پڑے۔

مختلف قسم کے آلات اور ضروری سامان کی فراہمی کے لئے غیر ملکوں سے خرید و فروخت جاری ہے۔

آپ کی قیمت اخبار ۶ فروری ۱۹۵۱ء میں ختم ہے

وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں

سالانہ -/۲۴ ششماہی -/۱۳ سہ ماہی -/۷ ماہوار ۲/۸ روپیہ اس شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئیگی۔ اس کو اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے درج کی جائے گی۔

۱۴۸۰۲	حکیم محمد رشید صاحب
۱۵۵۲	عزیز حسین صاحب
۱۵۶۲۶	محمد خان صاحب
۱۵۹۸۰	محمد شریف صاحب
۱۶۰۱۸	نبی احمد صاحب
۱۶۱۴۶	منشی احمد الدین صاحب
۱۶۲۲۱	ملک تیمبر
۱۶۵۷۲	فیض عالم صاحب
۱۶۵۸۱	سردار محمد صاحب
۱۶۵۸۶	محمد ابراہیم صاحب
۱۶۶۵۱	فضل الدین صاحب
۱۶۶۵۶	عبد المجید صاحب
۱۶۸۹۶	مہدی حسین صاحب
۱۶۸۹۷	این۔ اے شاہ صاحب
۱۶۹۳۵	محمد صدیق صاحب
۱۶۹۶۶	ڈاکٹر عبد الجلیل صاحب
۱۶۹۹۳	محمد اسمٰعیل صاحب
۱۶۹۹۶	فضل الدین صاحب
۱۷۰۳۵	مسز این۔ ایم خانصاحب
۱۷۲۴۸	کرامت اللہ صاحب

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

قائداعظم میموریل فنڈ

کوئٹہ ۱۵ فروری بلوچستان نے اب تک قائداعظم ریلیف فنڈ میں ۲۵۲۴۴ روپے کی رقم بطور چندہ دی ہے۔ اسکے علاوہ قائداعظم میموریل فنڈ میں بلوچستان نے ۱۲۲۱۷۴ روپے دیئے ہیں۔

ان کے علاوہ صوبے نے قائداعظم کشمیر ریلیف فنڈ اور اقوام متحدہ کے بچوں کے ہنگامی فنڈ میں علی الترتیب ۲۶۸۸۲ روپے اور ۵۶۸۰۰ روپے کی رقموں سے امداد کی ہے (اسٹار)

دوست فوراً زمین کا قبضہ حاصل کر لیں

"جن دوستوں نے محلہ "الف"۔ "ب"۔ "ص" اور "ط" میں ٹکڑے اپنے لئے مخصوص کروائے ہوئے ہیں۔ لیکن ابھی تک اُن کا قبضہ حاصل نہیں کیا۔ ایسے دوستوں کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انہیں فوراً خود آکر یا بذریعہ مختار قبضہ حاصل کر کے مکانات کی تعمیر شروع کر دینی چاہیئے ورنہ حسب شرائط شائع شدہ اخبار الفضل ۲۱ ستمبر ۴۸ء آج سے دو ماہ بعد ایسے دوستوں کے نام مخصوص شدہ قطعات منسوخ کر کے دوسرے دوستوں کے نام الاٹ کر دیئے جائیں گے۔ اور انہیں بعد میں اعتراض کا کوئی حق نہ ہوگا۔ یہ اعلان صرف محلہ جات "الف" "ب" "ص" اور "ط" کے قطعات کیلئے ہے۔ محلہ جات "س" اور "د" کے بارہ میں عنقریب الگ اعلان ہوگا۔ اور محلہ "ج" کا نقشہ تا حال تیار نہیں ہوا۔" (اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

مصری حکومت کے دفاتر

قاہرہ ۱۵ فروری - مصری حکومت سرکاری دفاتر کے لئے عمارات کی تعمیر کے کام کو سرعت کے ساتھ مکمل کر رہی ہے۔ اس پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ ان پرائیویٹ عمارتوں کو ان کے مالکوں کے حوالے کر دیا جائے۔ جو حکومت نے دفاتر کے سئے لے رکھی ہیں۔ اس ضمن میں کام شروع ہو گیا ہے۔ اور سب سے پہلے اسمٰعیلہ چوراہے پر ایک نیا بلاک تیار کیا جا رہا ہے۔ اس بلاک کی چودہ منزلیں ہوں گی اور اس میں ۴۰۰ دفاتر ہوں گے۔ ایک اور سرکاری عمارت مکمل ہونے والی ہے۔ جس میں ۵۰۰ دفاتر سما سکیں گے۔ (اسٹار)

جہازوں کی تیاری کے لئے ۲ کروڑ پونڈ کے آرڈر

لنڈن ۱۵ فروری - برطانیہ کی ٹینکر کمپنی نے ۱۳ جہاز بنانے والے کارخانوں کو ۲ کروڑ دس پونڈ کی مالیت کے ٹینکر بنانے کا آرڈر دیا ہے آج تک کسی ایک کمپنی نے اتنا بڑا آرڈر نہیں دیا۔ اس آرڈر میں دنیا کے چھ سب سے بڑے ٹینکروں کا آرڈر شامل ہے۔ ان میں سے ہر ایک ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن کا ہو گا۔ اور باقی ٹینکروں میں سے ۱۲ ٹینکر ۱۹ ہزار ٹن کے ہونگے اور ۳ ٹینکر چار ہزار ٹن کے ہوں گے۔ ان جہازوں کو شامل کر کے کمپنی نے کل ۵۰ جہاز تیار کرانے کا آرڈر دیا ہے۔ ان تمام جہازوں پر ۶ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ صرف ہو گا۔ کمپنی کے کل جہازوں کی تعداد ۱۵۹ ہو جائے گی۔ ان میں سے بعض آجکل کام کر رہے ہیں۔ اور بعض تیار کئے جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

التوا

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ۱۸ فروری کو ۲½ بجے بعد دوپہر پروفیسر محمد اسلم صاحب ایم اے (کنٹیب) ناسازیٔ طبع کی وجہ سے تقریر نہ فرما سکیں گے۔

محمد جمیل چغتائی معتمد مجلس ارشاد
تعلیم الاسلام کالج لاہور

کینیڈا بلجیم کے ڈویژن کی اسلحہ بندی کرے گا

اوٹاوہ ۱۵ فروری - کینیڈا بلجیم کے ایک ڈویژن کو اسلحہ مہیا کرے گا۔ جونہی برسلز سے ہدایات موصول ہونگی۔ جنگی سامان جہازوں کے ذریعہ روانہ کر دیا جائیگا کینیڈا کی حکومت نے ہالینڈ کے ایک پورے ڈویژن کے لئے سامان حرب روانہ کر دیا ہے۔ یہ امداد حکومت کی اس پالیسی کے تحت دی جا رہی ہے۔ جس کا مقصد مغربی یورپ میں آزادی کے دفاع کو مضبوط بنانا ہے۔

مکہ معظمہ کو صاف اور خوبصورت شہر بنا دیا جائیگا

مکہ معظمہ - ۱۵ فروری - امیر سعود کی ہدایات کے ماتحت ریاض اور مکہ کو عنقریب دنیا کے جدید ترین شہروں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اور ان شہروں میں موجودہ زمانے کی تمام تر سہولتیں مل سکیں گی۔ بہت سی سہولتیں آئندہ حج کے موسم تک مکمل کر دی جائیں گی۔

مکہ کی میونسپل کمیٹی نے شہر کو صاف اور خوبصورت بنانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ بھاری عمارات اور زینوں کو ہٹایا جا رہا ہے تاکہ جدید قسم کے شہروں کی طرح مکہ کو صاف اور خوبصورت شہر بنا دیا جائے۔

ریاض میں جو تعمیری اصلاحات کی جا رہی ہیں۔ ان میں جدید قسم کی بجری اور سیمنٹ سے تیار کی ہوئی عمارات شامل ہیں۔ سڑکوں کو فراخ کیا جائے گا اور شہر کے راستوں پر آمدورفت کے لئے رنگین روشنیاں لگائی جائیں گی۔

امیر سعود نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ ٹریفک پولیس کی جدید ترین طریقوں کے مطابق تنظیم کی جائے۔ (اسٹار)

الفضل کا خاص نمبر

زعمائے احرار کی ملتان کانفرنس کی تقریروں پر تبصرہ

مندرجہ بالا عنوان کے تحت مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف نے احراری لیڈروں کی تقریروں پر ایک سیر کن تبصرہ فرمایا ہے۔ اس مضمون میں ان تمام مشہور اعتراضات کے جوابات آ گئے ہیں۔ جن کو آئے دن احراری جگہ بجگہ جلسے کر کے دہراتے پھرتے ہیں۔ ایجنٹ صاحبان اور جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داروں کو اپنی ضرورت کے مطابق فوراً آرڈر دینے چاہئیں۔ الفضل کا یہ خاص نمبر اندازاً ۳۲ صفحات پر مشتمل ہو گا۔ اور قیمت اندازاً ۵ آنے فی پرچہ ہو گی۔ انشاء اللہ کوشش کی جائیگی کہ اس ماہ کے آخر تک پرچہ احباب کے ہاتھوں میں دے دیا جائے۔ پرچہ محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے۔ اسلئے پہلے آرڈر دینے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ خاص نمبر کے لئے اشتہارات کی جگہ بھی مشتہرین فوری طور پر ریزرو کرا لیں اور اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں

مینجر الفضل

امریکہ میں ہوائی حملوں کا خدشہ

نیویارک - ۱۵ فروری - نیویارک اگرچہ لندن کی نسبت بمباروں کے اڈوں سے ہزاروں میل دور واقع ہے لیکن وہاں ہوائی حملوں کا کافی احساس پایا جاتا ہے

مثال کے طور پر تمام شہر میں زرد رنگ کی نشانیاں موجود ہیں۔ جو لوگوں کو ہوائی حملوں سے بچاؤ کی پناہ گاہوں کا راستہ دکھاتی ہیں۔ اسکے علاوہ ہوائی حملوں کی اطلاع کے طریقوں کی بھی مشقیں کی گئی ہیں۔ لیکن بالکل بے کار ثابت ہوئیں۔ کیونکہ لوگوں نے مشکل سے خطرے کا الارم سنا۔

نیویارک میں ٹیکسیوں کی ایک ہنگامی تعداد بھی موجود ہے۔ اس جماعت میں اب تک ۱۱ ہزار ٹیکسی ڈرائیوروں نے نام لکھائے ہیں۔ یہ لوگ نیویارک کے بہت ہی باہمت لوگوں میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنی ٹیکسیوں میں نوٹس لگا دیئے ہیں۔ کہ ڈرائیور کو اختیار ہے۔ کہ وہ خطرے کے وقت جہاں چاہے۔ ٹیکسی روک لے۔ اور پناہ گاہوں میں چلا جائے۔ (اسٹار)

مغربی ممالک کی گارنٹی اور یوگوسلاویہ

ٹریسٹ - ۱۵ فروری - یوگوسلاویہ میں ایئر فورس کی امداد کے ساتھ وسیع پیمانے پر سول دفاع کی مشقیں کی گئیں ان مشقوں میں کیمیاوی جنگ کے خاص دستوں اور طبی ماہرین نے بھی شرکت کی۔ مشقوں کے دوران میں آبادی کو گیس ماسک دیئے گئے۔

یوگوسلاویہ کے اخبارات نے برطانوی اخبارات کی ان تنقیدوں کو بہت نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔ جو مسٹر ایڈن کی اس تجویز پر کی گئی تھیں۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ یوگوسلاویہ کو روسی زیر اثر ممالک کے جارحانہ اقدام کے خلاف مغربی ممالک گارنٹی مہیا کریں۔ یوگوسلاویہ کے اخبارات نے تجویز پر اپنے آپ کوئی تنقید نہیں کی۔

(اسٹار)

کوریا کو جہازوں کے ذریعے سپلائی

لنڈن ۱۵ فروری - کوریا اور برطانیہ کے درمیان آجکل ایک "ایئر لفٹ" کام کر رہا ہے۔ آر - اے - ایف کے ایک کمانڈر کے علاوہ بہت سے اور جہاز اس کام کے لئے طلب کئے گئے ہیں۔

جہاز عام طور پر فوجی اور طبی سامان کوریا لے جا رہے ہیں۔ محاذ جنگ کے خدشوں کے باعث یہ جہاز سامان ہانگ کانگ یا ٹوکیو لے جاتے ہیں۔ اور جاپان اور کوریا کے درمیان جو جہاز مسلسل پرواز کرتے ہیں وہ یہ سامان کوریا پہنچاتے ہیں۔ (اسٹار)

بچوں کا بین الاقوامی ہنگامی فنڈ

لیک سکیس - ۱۵ فروری - عراق کے وفد کے عوامی خالدی کو بچوں کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ کے ۲۶ اقوام پر مشتمل انتظامی بورڈ کا نائب صدر منتخب کیا گیا ہے۔ انہوں نے بورڈ کی ایک میٹنگ سے درخواست کی کہ مشرق وسطیٰ ایشیا افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ممالک کو زیادہ رقم دینی چاہیئے۔ انہوں نے کہا۔ بورڈ کا عام رجحان یہ ہے کہ یورپ کے ممالک کو زیادہ امداد دی جائے۔

فنڈ کی طرف سے فلسطین کے مہاجرین کو ۱۹۵۰۰۰ ڈالر کی رقم دی گئی ہے تاکہ جولائی کے آخر تک بچوں اور ان کی ماؤں کو امداد دی جا سکے

(اسٹار)